59

اسلام کی ترقی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں

فرمودہ ۲۵ مئی ۱۹۱۷ء

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیت شریفہ یَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرۡبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیۡمٍ ۝ (البقرہ: ۲۷۷) تلاوت کر کے فرمایا:-

اسلام کی بعض تعلیمات اس قسم کی ہیں جن کو لوگوں نے اپنی کوتاہ نظری سے مضر سمجھ رکھا ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ اصلاح کرنا چاہتا ہے تو ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ پھر وہی صداقتیں دنیا میں قائم ہو جاتی ہیں۔ جن کا انکار کیا جاتا ہے۔ اسلام کی اشاعت میں اس وقت جو بہت سی روکیں ہیں۔ ان میں سے تین روکیں بہت بڑی ہیں جو یورپ کیلئے اسلام کے راستہ میں حائل ہیں۔

اوّل شراب پینے کی ممانعت۔ دوسرے تعدد ازواج کی اجازت۔ تیسرے سُود۔ یہ تین باتیں ایسی ہیں جو اہلِ یورپ کے اسلام قبول کرنے میں بہت بڑی روک ہیں۔

شراب کو وہ لوگ اس طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح پانی۔ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا ان کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔ اور ایسا جرم ہے جس کی معافی ہو ہی نہیں سکتی۔ سُود کو وہ لوگ کسی قوم کی ترقی کے لئے ایسا ضروری اور لازمی خیال کرتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کے خیال میں کوئی سلطنت یا قوم قائم ہی نہیں رہ سکتی۔

لیکن اسلام ان تینوں باتوں میں یورپ کے بالکل خلاف ہے۔ اسلام شراب کو بالکل ناجائز قرار دیتا ہے۔ اور ایک سے زیادہ بیویاں کرنے سے نہ صرف یہ کہ روکتا نہیں بلکہ پسند کرتا ہے کہ استطاعت ہوتے ہوئے ایک سے زیادہ بیویاں کی جائیں۔ سود کو ایسا ناپسند کرتا ہے کہ جو سُود لے۔ اس کے اس فعل کو وہ خُدا سے جنگ کرنے کے برابر ٹھہراتا ہے گویا اس کو بغاوت کے جُرم میں داخل کرتا ہے گویا جس طرح باغی ملک پر بادشاہ چڑھائی کرتے ہیں۔ اسی طرح سود لینے والوں کے متعلق فرمایا کہ اگر تم اس سے باز نہیں آؤ گے۔ تو فاذنوا بحرب من اللہ۔ اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ تم نے اس کی بغاوت کی ہے۔

چنانچہ مسلمان حکومتیں اکثر سُود لے کر یا دے کر ہی تباہ ہُوئی ہیں۔ دوسری حکومتیں بھی سود لیتی اور دیتی ہیں۔ مگر ان کو اس سے نقصان نہ پہنچنے اور مسلمانوں کے تباہ ہو جانے کی وجہ یہ ہے۔ جو شخص کسی مذہب کی صداقت کا ہی قائل نہیں اس پر اس مذہب کے کسی حکم کی خلاف ورزی پر کوئی سزا نہیں ہوتی۔ مگر جو لوگ قائل ہوں ان کو ضرور سزا دی جاتی ہے۔

عیسائی سود لیتے ہیں ان پر اس کی بناء پر عذاب نہیں آسکتا۔ کیونکہ وہ اسلام کو مانتے ہی نہیں۔ اور یہ اسلام کا ایک حکم ہے کہ سُود نہیں لینا چاہیئے۔ مگر مسلمان کہلانے والے تو اس کے خلاف کرنے سے سزا سے نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ وہ اسلام کے سچا ہونے کا اقرار کرتے ہوئے پھر اس کے خلاف کرتے ہیں۔

دیکھو خدا تعالیٰ نے کفر کا عذاب اس جہان میں نہیں بلکہ اگلے جہان میں رکھا ہے۔ اور یہاں ایسے ہی لوگوں کو عذاب دیا جاتا ہے۔ جو شرارت اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے یا دوسروں کو بھی کفر پر مجبور کرتے ہوں یا فساد پھیلاتے ہوں۔

لیکن ایسا کافر جو کسی کو دکھ نہیں دیتا اور اپنے خیال کی بناء پر اپنے مذہب پر لگا ہُوا ہے اس سے اس جگہ پرسش نہیں ہوگی۔ بلکہ مرنے کے بعد ہوگی۔ اور وہ بھی یہ کہ تم نے اسلام کیوں قبول نہیں کیا۔ نہ یہ کہ تم نے اسلام کے فلاں حکم کے خلاف کیوں کیا۔ مگر وہ لوگ جو اسلام کو قبول کرتے ہوئے پھر بھی اسلام کے احکام پر عمل نہیں کرتے ان کو یہاں بھی سزا دی جاتی ہے۔ اور وہاں بھی دی جائے گی۔ پس یہی وجہ ہے کہ وہ اسلامی سلطنتیں جنہوں نے سُود لیا یا دیا سب کی سب مٹ گئیں۔ دوسری قوموں کی سلطنتوں کو بھی زوال آئے۔ مگر وہ سیاسی طور پر تھے اور ان کے وجوہات کچھ اور تھے۔ لیکن اسلامی سلطنتیں اسی طرح فنا ہوئی ہیں کہ انہوں نے سُود پر قرض لیا یا دیا۔ اگر لیا تو روپیہ دینے والی سلطنتوں نے ان کے ملک میں آہستہ آہستہ اپنا تسلط جمانا شروع کیا۔ کبھی ریلوں کا ٹھیکہ لیا۔ کبھی کانوں کو کفالت میں رکھا۔ کبھی کسی اور صیغہ پر قبضہ کر لیا۔ غرض آہستہ آہستہ تمام ملک پر چھا گئے۔ آخر مسلمانوں کو سلطنت سے دست بردار ہونا پڑا اور اگر سُود پر قرض دیا۔ تو جب کبھی سلطنتوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوئی۔ تو وہ ارکان سلطنت جنہوں نے اپنا تمام سرمایہ غیروں کو سُود پر دیا ہُوا تھا۔ اپنے قرضداروں کے طرفدار ہو گئے تاکہ ان کا روپیہ نہ مارا جائے۔ کیونکہ اگر سلطنت کا ساتھ دیتے تو روپیہ جاتا تھا۔ پس سُود نے اس طرح مسلمانوں کی اکثر حکومتوں کو تباہ کر دیا۔

اہل یورپ کے خیال میں سود کے بغیر کسی قوم کی زندگی نہیں۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ سُود کے چھوڑے بغیر زندگی نہیں۔ دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ باوجود اس فرق کے کس

طرح ممکن ہے کہ وہ لوگ اسلام قبول کریں۔

لیکن زمانہ کے تغیرات مجبور کر رہے ہیں۔ اور حالات اس قسم کے پیدا ہو رہے ہیں کہ لوگ اسلام قبول کریں۔ اور اس قسم کے فرق دُور ہو جائیں۔

شراب تو اس جنگ کی وجہ سے ایسی روکی جا رہی ہے۔ کہ روس جس میں ۷ کروڑ روپیہ صرف محصول شراب کا ہی وصول ہوتا تھا۔ حکماً بند کر دی گئی ہے۔ اور شراب کے تمام کارخانوں پر سرکار نے قبضہ کر لیا ہے۔ کیونکہ تمام قسم کی تیز شرابیں جنگی سامان میں صرف کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ فرانس اور انگلینڈ میں بھی اس کے روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کو وہ لوگ اس قسم کا جرم خیال کرتے تھے کہ جس کی معافی نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر اب یورپ کے رسالوں میں کثرت سے ایسے مضامین شائع ہو رہے ہیں جن میں کثرت ازواج پر زور دیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس جنگ سے جو نسل کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا علاج بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ ایک مرد کئی شادیاں کرے۔ پھر بہت سے لوگ گورنمنٹ کو ایک ایسا قانون بنانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ جس سے قانوناً ایک سے زیادہ بیویاں کرنا جائز ہو۔ اور جب تک یہ نہ ہو اس وقت تک ایک سے زیادہ بیویاں کرنے پر باز پرس نہ ہو اور کوئی سزا نہ دی جائے یعنی اگر کوئی کرے تو گورنمنٹ کے حکام اس قانون پر عمل نہ کریں۔ یہ مضامین نویس مثالیں دے دے کر ثابت کر رہے ہیں۔ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا بہت مُفید ہے انہوں نے بلغاریہ کی مثال دی ہے کہ جب جنگ نے اس کے مردوں کو گھٹا دیا۔ تو انہوں نے پھر ایک سے زیادہ بیویاں کیں جس سے ان کی وہ کمی پوری ہونے لگ گئی۔

پھر مَردوں کے لئے ہی مضامین اس مسئلہ پر نہیں نکل رہے ہیں۔ بلکہ عورتوں کے رسالوں میں بھی ایسے مضامین نکل رہے ہیں کہ اب عورتوں کو قربانی کرنی چاہیئے۔ جبکہ مرد اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ عورتیں اپنے خیالات کو بھی قربان نہ کریں۔ پس عورتوں کو دوسری شادی سے بُرا نہ منانا چاہیئے۔ خواہ انہیں کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ ہر ایک عورت کو اولاد پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ایسے مضامین کا صاف طور پر یہ مطلب ہے۔ کہ کئی کئی عورتیں ایک مرد سے شادی کریں۔ ورنہ ہر ایک عورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتی ہے جبکہ عورتوں کی تعداد پہلے ہی مَردوں سے زیادہ تھی۔ اور اب تو جنگ کی وجہ سے بہت ہی زیادہ ہو گئی ہے۔

تیسرا مسئلہ سُود کا ہے۔ شراب اور کثرت ازواج کا تعلق تمدن سے ہے۔ مگر سود کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا تعلق تمدن کے علاوہ سیاست سے بھی ہے مگر اہل یورپ ابھی تک اس کے لینے دینے کی ضرورت پر قائم ہیں۔ مگر انشاء اللہ وہ وقت آنے والا ہے جبکہ اس کے متعلق بھی اسلام

کے حکم کو اسی طرح قبول کیا جائے گا جس طرح شراب اور تعدد ازواج کے متعلق کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے جب قرضہ جنگ کی تحریک کی۔ تو مَیں نے اپنی جماعت کی طرف سے کوشش کی۔ کہ کوئی صورت اس قسم کی بھی ہونی چاہیئے۔ کہ جو لوگ قرضہ بلا سود دینا چاہیں وہ بھی اس میں شامل ہو سکیں۔ اس کے متعلق سرکاری حکام سے خط و کتابت کرائی گئی۔ مگر یہی جواب ملا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تاہم مَیں نے کوشش برابر جاری رکھی اور دو ایک جگہ جب قرضہ جنگ کے متعلق جلسے ہوئے تو مَیں نے اپنے آدمیوں کو بھیجا۔ جنہوں نے وہاں بھی یہی تجویز پیش کی آخر گورنمنٹ نے اعلان کر دیا کہ گورنمنٹ ایسے قرض کو بھی وصول کرے گی جو بلا سود دیا جائیگا۔

صدیوں کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی گورنمنٹ نے بلا سود قرض لینے کی تجویز کو منظور کیا ہے۔ ترکوں نے جو مسلمانوں کی حکومت کہلاتی ہے۔ اردگرد کے حالات سے متاثر ہو کر اپنے علماء کو مجبور کیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح وہ سُود کے جواز کا فتویٰ دے دیں۔ لیکن ادھر ایک غیر مسلم سلطنت ہے۔ اس کے اپنی رعیت کے ساتھ ایسے تعلقات ہیں کہ اس کی رعایا کا ایک حصّہ اس کو مجبور کرتا ہے کہ ہم سے جس قدر بن پڑتا ہے اور جتنی ہماری طاقت ہے اس کے مطابق ہم سے بغیر کسی سود کے روپیہ لیا جائے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وفاداری کا ثبوت تو یہی ہے کہ بغیر کسی قسم کی حرص کے مدد کی جائے۔

ہر ایک شخص کے پاس کچھ نہ کچھ روپیہ ہوتا ہے اور اس وقت ضرورت ہے کہ ہر ایک شخص اسلام کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے اس قرضہ میں کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لے۔

ہم لوگوں سے جس قدر ہو سکے گورنمنٹ کو قرض بلا سُود دیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے گھر کے پہرہ دار کو یہ کہے کہ مجھ کو کچھ دے۔ تب مَیں تمہیں اپنے گھر کی حفاظت کے سامان دوں گا تو کس قدر عقل سے دُور بات ہے۔ گورنمنٹ بھی رعایا کی ایک پہرہ دار اور محافظ ہی ہے۔ ہماری حفاظت کر رہی ہے۔ اب جب یہ ہماری حفاظت کے لئے روپیہ طلب کرتی ہے۔ تو یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم کہیں کہ ہمیں کچھ نفع دو۔ تب ہم تمہیں روپیہ دیں گے۔

مسلمانوں کی حکومت کی تو یہ حالت کہ اس کو مولویوں سے سُود کے جواز کے فتویٰ کی ضرورت پڑی کہ لوگ اس کو قرض دیں۔ ادھر خدا نے ہماری گورنمنٹ کے دلوں میں ایسی محبت ڈال دی کہ اس کی رعایا کا ایک طبقہ گورنمنٹ کو مجبور کرتا ہے کہ ہمیں موقعہ دیا جاوے کہ ہم بلا سُود کے قرضہ میں شامل ہوں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں کسی گورنمنٹ کی محبت ڈال دیتا ہے۔

مَیں اپنی جماعت سے چاہتا ہوں کہ جس قدر ہو سکے جنگ کے قرضہ میں حصّہ لے۔ جب

وہ بلاسُود اس میں حصہ لے کہ ایک نیک مثال قائم کرے گی۔ تو آئندہ سُود کے خلاف یہ ایک بہت عُمدہ ہتھیار ہوگا۔ فی الحال یہ اجازت ہونا کہ بلاسُود بھی قرضہ لیا جائے گا۔ سُود کے بالکل مٹ جانے کے لئے نیک فال ہے۔ پھر چونکہ یہ ہماری تجویز گورنمنٹ نے منظور کرلی ہے اس لئے ہمیں اس پر خاص طور سے عمل کر کے دکھانا چاہیئے۔

ہماری جماعت کی طرف سے جو رقم پیش ہوگی۔ اگرچہ وہ کچھ زیادہ نہ ہوگی کیونکہ ہماری جماعت تمام ہندوستان کے مقابلہ میں تھوڑی ہے۔ اور پھر غرباء کی جماعت ہے۔ مگر بہت سی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ جو آئندہ بڑے نتائج پیدا کیا کرتی ہیں۔ امید ہے کہ اس سے بھی بہت اعلیٰ نتائج نکلیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ اسلام کے رستہ سے تمام روکیں دُور ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اسلام کی اشاعت کر سکیں ؎

(الفضل ۵ جون ۱۹۱۷ء)